سوال

951ہے میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

پ''خوارج'' کہا جاتا ہے کہ یہ لوگ کافروں کے بارے میں نازل کی گئی آیتوں کا اطلاق کلمہ گو مسلمانوں پر کرتے ہیں، اور جب ان کو قرآن کریم کی آیات دکھائی جاتی ہیں تو کہتے ہیں کہ یہ کفار کے بارے میں نازل ہوئی ہیں، محمد رسول اللہ ﷺ کی اُمت تو شرک کر ہی

جزاک اللہ خیرا

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

اسلامی عقائد ونظریات کی دعوت دینا، توحید باری تعالی کا پرچار کرنا اور شرکیہ وکفریہ اور باطل نظریات کی تردید کرنا اور شرک وبدعات میں مبتلا عوام کی اصلاح کے لیے محنت وکوشش کرنا مستحسن فعل اور انبیاء ورسل کا منہج ہے۔ علماء وصلحا کو اس فریضہ سے

اس لیے ایک تو توحید کی دعوت دینے والے کو عقیدہ کے مسائل پر عبور ہونا چاہئے اور دوسرا اسلوب دعوت میں نرمی اور شائستگی ہونی چاہیے۔

بھیلی یہ گمراہی کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود ہی ناپید ہے، یہ نظریہ واعتقاد کتاب وسنت کی تعلیمات اور علمائے اہل السنۃ کی آراء کے متصادم ہے، بلکہ کتاب وسنت کے دلائل کی رو سے سابقہ امتیں عقیدہ توحید ترک کرنے اور شرکیہ وکفریہ اعمال احاطہ عمل

ر1:

''لواشرکوا لحبط عنھم ما کانوا یعملون''

''اگر فرضاً یہ حضرات بھی شرک کرتے تو جو کچھ یہ اعمال کرتے تھے وہ سب اکارت ہوجاتے۔''(الانعام:88)

آیت کی تفسیر

ں:(3/293)

ں:

ں:(359)

ر2:

''وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ''

''اور بالتحقیق آپ کی طرف اوران لوگوں کی طرف وحی کی گئی جو آپ سے پہلے تھے کہ اگر آپ نے شرک کیا تو آپ کے عمل ضرور ضائع ہوں گے اور آپ ضرور خسارہ پانے والوں میں سے ہوجائیں گے۔''(الزمر:65)

ں:

ں:(10/293)-

یہ آیت دلیل ہیں کہ شرک انتہائی مہلک گناہ ہے اور امت مسلمہ کے کسی فرد سے شرک کا ارتکاب اس کے سابقہ اعمال کی تباہی کا باعث اور ہلاکت وبربادی کا شاخسانہ ہے۔

ہی3:

''الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُم بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُم مُّهْتَدُونَ''۔

وہ لوگ جو ایمان لائے اور اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ ملتبس نہ کیا انہی کے لیے امن ہے اور یہی ہدایت یافتہ ہیں۔ (الانعام:82)

ں آیت میں ظلم سے مراد شرک ہے، درج حدیث میں مزید وضاحت ہے۔

عبداللہ بن مسعود بیان کرتے ہیں: جب یہ آیت نازل ہوئی

''الذین امنوا ولم یلبسوا ایمانہم بظلم''

تو اصحاب رسول ﷺ پر یہ بات شاق گزری اور انہوں نے عرض کیا: ہم میں سے کون ہے جو اپنے نفس پر ظلم نہیں کرتا؟ اس پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے وہ مراد (عام ظلم) نہیں جو تم سمجھ رہے ہو، بلکہ اس (ظلم) سے مراد شرک ہے۔ کیا تم نے

''یبنی لا تشرک باللہ ان الشرک لظلم عظیم''

''اے بیٹے اللہ کے ساتھ شرک مت کرنا، بلاشبہ شرک بہت بڑا ظلم ہے۔'' (صحیح بخاری: 3429، صحیح مسلم: 124)

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور روز قیامت وہی مسلمان کامیاب قرار پائے گا جو شرک کی نحوست سے محفوظ ہوا ہوگا اور اس آیت کے مخاطب مسلمان ہی ہیں تبھی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اس

4:

-

''پس تمہیں بتوں کی گندگی سے بچتے رہنا چاہئے اور جھوٹی بات سے بھی پرہیز کرنا چاہیے [illegible] (30،31:

5-

:

''فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملا صالحا ولا یشرک بعبادۃ ربہ احدا''

ں اپنے رب سے ملاقات کی امید رکھتا ہو وہ نیک عمل کرے اور اپنے رب کی عبادت کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔'' (الکھف: 110)

یہ آیت واضح دلیل ہے کہ اہل ایمان شرک کا نہ صرف ارتکاب کرتے ہیں، بلکہ دعویٰ ایمان کے باوجود نام نہاد مسلمانوں کی اکثریت میں شرک موجود ہی رہتا ہے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے

''وما یؤمن اکثرہم باللہ الا وہم مشرکون''

''اور ان میں سے اکثر ایمان نہیں لاتے مگر وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتے ہیں۔'' (یوسف: 106)

ان کے علاوہ کئی قرآنی آیات جو اس بات کی شاہد ہیں کہ امت مسلمہ سے شرک کا ارتکاب ممکن ہے اور جیسے گزشتہ امتیں شرک وکفر کے ارتکاب کی وجہ سے تباہ وبرباد ہوئی تھیں، امت مسلمہ میں بھی شرک کا وجود ان کی تباہی وبربادی کا باعث ہوگا۔

ذیل میں وہ احادیث ذکر کی جائیں گی جن میں امت مسلمہ کے شرک کے مرتکب ہونے کے دلائل ہیں۔

1:

الجنۃ»

''جو شخص اس حال میں فوت ہوا کہ اس نے اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرایا ہو تو آگ میں داخل ہوگا اور میں (ابن مسعود) کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں فوت ہوا اس نے اللہ کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کیا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔ (صحیح بخاری: 8

2:

«مَنْ لَقِيَ اللّٰهَ لَا يُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ وَمَنْ لَقِيَهُ يُشْرِكُ بِهِ دَخَلَ النَّارِ»

''جو شخص اللہ تعالیٰ کو اس حال میں ملا کہ وہ اس کے ساتھ کچھ بھی شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہوگا اور جس نے اللہ سے اس حالت میں ملاقات کی کہ اس کے ساتھ کچھ شرک کرتا ہوگا تو وہ آگ میں داخل ہوگا۔ (صحیح مسلم: 93)

3:

«لِكُلِّ نَبِيٍّ دَعْوَةٌ مُسْتَجَابَةٌ فَتَعَجَّلَ كُلُّ نَبِيٍّ دَعْوَتَهُ وَإِنِّي اخْتَبَأْتُ دَعْوَتِي شَفَاعَةً لِأُمَّتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَهِيَ نَائِلَةٌ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا»

''ہر نبی کی ایک دعا ہے جسے شرف قبولیت بخشا جاتا ہے، چنانچہ ہر نبی نے اپنی دعوت کو عجلت میں کرلیا ہے، لیکن میں نے اپنی دعا کو روز قیامت کو اپنی امت کے لیے بطور سفارش چھپایا ہے پس وہ ان شاء اللہ میری امت میں سے ہر اس شخص کو پہنچے گی جو

4:

نبالۃ»

''اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی حتیٰ کہ ذوالخلصہ (بت) کے گرد دوس قبیلہ کی عورتوں کی سرینیں حرکت کریں گی۔ اور ذوالخلصہ ایک بت تھا دور جاہلیت میں قبیلہ دوس اس کی پرستش کرتا تھا۔ (صحیح بخاری: 7116، صحیح مسلم: 2906)

رملیؒ: 5

«لَایَذْہَبُ اللَّیْلُ وَالنَّہَارُ حَتَّی تُعْبَدَ اللاَّتُ وَالْعُزَّی» . فَقُلْتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ إِنْ کُنْتُ لَأَظُنُّ حِینَ أَنْزَلَ اللّٰہُ (ہُوَالَّذِی أَرْسَلَ رَسُولَہُ بِالْہُدَی وَدِینِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہُ عَلَی الدِّینِ کُلِّہِ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُونَ) أَنَّ ذٰلِکَ تَامًّا قَالَ «إِنَّہُ سَیَکُونُ مِنْ ذٰلِکَ مَا شَاءَ اللّٰہُ ثُمَّ یَبْعَثُ اللّٰہُ رِیحًا طَیِّبَۃً فَتَوَفَّی کُلَّ مَ

ہے

''ہُوَالَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَہُ بِالْہُدٰی وَدِینِ الْحَقِّ لِیُظْہِرَہُ عَلَی الدِّینِ کُلِّہِ وَلَوْکَرِہَ الْمُشْرِکُونَ''

''وہ ذات جس نے اپنے رسول کوہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا تاکہ وہ اسے تمام ادیان پر غالب کردے ،اگرچہ مشرکین اسے ناپسند کریں'' (التوبۃ: 33)

م: 2907)

مذکورہ احادیث واضح دلیل ہیں کہ امت مسلمہ میں شرک کا وجود نہ صرف ممکن ہے ، بلکہ امت مسلمہ کے کئی قبائل وافراد شرک کا ارتکاب ہی کریں گے اور قرب قیامت مسلمانوں کی اولاد شرک کے ارتکاب ہی کی وجہ سے ظہور قیامت کی راہ ہموار کرے گی ۔ ا

کرے غیر بُت کی پوجا تو کافر
جو ٹہرائے بیٹا خدا کا تو کافر
جھکے آگ پر بحرِ سجدہ تو کافر
کواکب میں مانے کرشمہ تو کافر
مگر مومنوں پر کشادہ ہیں راہیں
پرستش کریں شوق سے جس کی چاہیں
نبی کو جو چاہیں خدا کر دکھائیں
اماموں کا رتبہ نبی سے بڑھائیں
مزاروں پہ دن رات نظریں چڑھائیں
شہیدوں سے جا جا کے مانگیں دعائیں
نہ توحید میں کچھ خلل اس سے آئے
نہ اسلام بگڑے نہ ایمان جائے .

مسلمانوں کا موجودہ دوغلا پن اور شرکیہ وکفریہ اعتقادات واعمال دیکھ کر ایک ہندو شاعر پھٹ پڑتا ہے اور زبان حال سے یوں گویا ہوتا ہے ۔

ایک ہی پر بھو کی پوجا ہم اگر کرتے نہیں
ایک ہی در پر مگر سر آپ بھی دھرتے نہیں
اپنی سجدہ گاہ دیوی کا اگر استھان ہے
آپ کے سجدوں کا مرکز 'قبر' جو بے جان ہے
اپنے معبودوں کی گنتی ہم اگر رکھتے نہیں
آپ کے مشکل کشاؤں کو بھی گن سکتے نہیں
''جتنے کنکر اتنے شنکر'' یہ اگر مشہور ہے
ساری درگاہوں پہ سجدہ آپ کا دستور ہے

اپنے دیوی دیوتاؤں کو اگر ہے اختیار

آپ کے ولیوں کی طاقت کا نہیں حد و شمار

وقتِ مشکل ہے اگر نعرہ مرا بجرنگ بلی

آپ بھی وقتِ ضرورت نعرہ زن ہیں 'یا علی'

لیتا ہے اوتار پر بھو جبکہ اپنے دیس میں

آپ کہتے ہیں ''خدا ہے مصطفٰے کے بھیس میں''

جس طرح ہم ہیں بجاتے مندروں میں گھنٹیاں

تر بتوں پر آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں

ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتا کی خوبیاں

آپ بھی قبروں پہ گاتے جھوم کر قوّالیاں

ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ یا پانی کی دھار

آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغ چادر، شاندار

بت کی پوجا ہم کریں، ہم کو ملے ''نارِ سقر

آپ پوجیں قبر تو کیونکر ملے جنّت میں گھر؟

آپ مشرک، ہم بھی مشرک معاملہ جب صاف ہے

جنّتی تم، دوزخی ہم، یہ کوئی انصاف ہے

مورتی پتّھر کی پوجیں گر! تو ہم بدنام ہیں

آپ ''سنگِ نقشِ پا'' پوجیں تو نیکو نام ہیں

کتنا ملتا جلتا اپنا آپ سے ایمان ہے

آپ کہتے ہیں مگر ہم کو ''تو بے ایمان ہے'

شرکیہ اعمال سے گر غیر مسلم ہم ہوئے

پھر وہی اعمال کر کے آپ کیوں مسلم ہوئے؟

ہم بھی جنّت میں رہیں گے تم اگر ہو جنّتی

ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہوں گے آپ بھی

ہے یہ نیّر کی صدا سن لو مسلماں غور سے

اب نہ کہنا دوزخی ہم کو کسی بھی طور سے

(اوم پرکاش نیّر، لدھیانوی)

رہا اہل حدیث کو خوارج کہنا تو یہ نری جہالت اور فرقہ خوارج کے عقائد و نظریات سے لاعلمی کا نتیجہ ہے، خوارج اور اہل حدیث کے عقائد میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ اگر فرق باطلہ کے کفر و شرک اور بدعات کو طشت ازبام کرنا خوارج سے مشابہت کا سبب

وباللہ التوفیق

قرآن وحدیث کی روشنی میں احکام ومسائل

01،